بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلِ تقلید

کی طرف سے چند سوالات

اور

اہلِ حدیث

کی طرف سے اُن کے جوابات

www.KitaboSunnat.com

بقلم

فاروق اصغر صارم

www.kitabosunnat.com

ناشر

ادارہ احیاء التحقیق الاسلامی گوجرانوالا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلِ تقلید

کی طرف سے چند سوالات

اور

اہلِ حدیث

کی طرف سے اُن کے جوابات

بقلم

فاروق اصغر صارم

www.kitabosunnat.com

ناشر
ادارۃ احیاء التحقیق الاسلامی گوجرانوالا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؇

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی آلہ و اصحابہ اجمعین الی یوم الدین ۔و بعد

۲۶ جون ۲۰۰۰ بروز سوموار عزیزم مولانا محمد یوسف راشد اور محترم چوھدری محمد خالد صاحب کی وساطت سے دوورقی ایک پمفلٹ ملا، دونوں حضرات نے مجھ سے مطالبہ کیا کہ ہر صورت اس کا جواب تحریری طور پر دیا جائے تاکہ اس وجہ سے پیدا ہونے والے جو شکوک و شبہات ہیں ان کا ازالہ ہو جائے۔ بندہ ناچیز نے اپنی کم علمی اور کم بضاعتی کے باوجود اس پمفلٹ کے سوالات کے جوابات لکھنے کی یقین دہانی کرادی اور پھر آپ کے ہاتھوں تک اسے پہنچادیا۔

حق و حقیقت کس قدر واضح ہوئی اس کا فیصلہ قارئین ہی فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

دوورقی پمفلٹ کا عنوان تھا " غیر مقلدین وہابیوں سے چند سوالات" پمفلٹ میں کل بارہ سوالات درج تھے۔ آخری صفحہ پر یہ تحریر تھا جوابات کے منتظر صوفی محمد عباس رضوی خطیب اعظم واہنڈو، مفتی محمد نعیم اختر نقشبندی امیر جماعت اہل سنت کا مونکے

شکریہ ہم آپ حضرات کے بے حد شکر گزار ہیں کہ ہمیں غیر مقلدین اور وہابی کے نام سے مخاطب کیا۔ یہ الفاظ اگرچہ آپ نے گالی کے طور پر لکھے لیکن ہم اسے اپنے لئے بہت بڑا اعزاز اور باعث افتخار قرار دیتے ہیں کیونکہ غیر مقلدین وہ خوش قسمت لوگ ہیں جن کی گردنوں میں کسی انسان کا " پٹا " نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ اُسے پسند کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطیع، رسول اللہ ﷺ کے ارشادات کے متبع، صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے اقوال صحیحہ کے قدردان اور ائمہ کرام کی عزت و احترام کرنے والے ہوتے ہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں جن کا قدیمی لقب " اہل الحدیث اور اہل سنت " ہے

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو اپنی اطاعت و اتباع کا حکم دیا ہے، تقلید کا نہیں۔ اگر مقلد ہونا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا مقصود و مطلوب ہوتا تو اللہ و رسول مقلد بننے کا ضرور حکم دیتے۔ وما کان ربک نسیا۔ تیرا رب بھولنے والا نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم اسے اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم سمجھتے ہیں اور اس پر اس کے شکر گزار ہیں کہ اس نے ہمیں تقلید جیسے ناپسندیدہ کلمات سے مامون و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محفوظ اور دور رکھا اور اپنا مطیع اور اپنے رسول کا مطیع و متبع بنانے دکھلانے کا بہت بڑا اعزاز بخشا اور یہ اعزاز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حاصل تھا یہی وجہ ہے کہ دنیا کا کوئی فرد انہیں مقلد کہنے کی جرأت نہیں کرتا اور نہ ہی وہ خود تقلید کے مدعی تھے۔ الحمد للہ یہ عظیم ہستیاں ہماری صفوں میں پیش پیش ہیں اور تمہارے مد مقابل ہیں۔ بے نصیب ہیں وہ لوگ جنہوں نے اطاعت واتباع جیسے قرآنی اور حدیث کے کلمات کو نظر انداز کر دیا اور اندھی تقلید پر قناعت کر بیٹھے اور اسلاف وائمہ امت کے بالمقابل جا کھڑے ہوئے۔

"نصیب اپنا اپنا"

اگر آپ کو انکار ہے تو بتایئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں اور نبی ﷺ نے اپنی امت کو کہا ہے کہ "ہماری تقلید کرو" امام ابو حنیفہؒ نے کہا تھا کہ میری تقلید کرنا۔ کیا امام ابو حنیفہؒ خود مقلد تھے؟ اگر تھے تو کس کے؟ حوالہ لکھئے۔ اگر نہیں تھے تو آپ نے ان کے اس تعلیم و طریقہ کو کیوں چھوڑا؟

آپ اپنے آپ کو مقلد سمجھتے ہیں اس لئے ہم آپ کے ہاں غیر مقلد ہوئے تو ایسے ہم خود کو اہل حدیث کہتے ہیں لہٰذا آپ غیر اہل حدیث ہوئے اور غیر اہل حدیث میں عموم ہے جس میں غیر مسلم بھی شامل ہیں۔

وہابی ہونا ہمارے لئے اعزاز ہے

آپ نے وہابی کا کلمہ ہمارے لئے بطور گالی کے استعمال کیا حالانکہ ہم تو اس کو اپنے لئے اضافی اعزاز سمجھتے ہیں کیونکہ "وہاب" اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے۔ اس کو ماننے والا اس کے احکام پر عمل کرنے والا وہابی کہلانے کا حقدار ہے۔ اگر آپ کو یہ مرتبہ حاصل نہیں تو اس میں ہمارا کیا قصور ہے؟

وہابی کہہ کر اگر آپ نے ہماری نسبت اس مجدد "محمدؒ بن عبدالوہاب" کی طرف کی ہے جنہوں نے حجاز کی مقدس سرزمین پر قبوریوں، مشرکوں اور بدعتیوں کی حکومت کا قلع قمع کیا اور نظام نبوی کی ترویج و تبلیغ کیلئے ان تھک تگ و دو کی تو ہمارے لئے یہ نسبت بھی ناپسند نہیں لیکن علم و دانش کا تقاضا تھا کہ ہمیں اس نام کی مناسبت سے "محمدی" کہا جاتا کیونکہ اس کا نام "محمدؒ" تھا۔ باقی رہا "عبدالوہاب" تو یہ ان کے والد کا نام تھا۔ محمدؒ نامی شخصیت کے دینی و اسلامی کارناموں کو ہماری جھولی اور کھاتے میں ڈالنا اور نسبت ان کے والد گرامی کی طرف کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیناخالص جہالت یا صریح فراڈ ہے جس پر ابلیس بھی یقیناً شرمندہ و نادم ہوگا۔

مسلک اہل حدیث پمفلٹ میں دیئے گئے سوالات کے جوابات لکھنے سے پہلے نہایت ضروری ہے کہ ہم اپنے مسلک حق "مسلک اہل حدیث" کے نکتہ نظر اور اس کی بنیادی باتوں کی وضاحت کردیں اور پھر اس کی روشنی میں آپ کے سوالات کے جوابات لکھیں۔

متبعین سنت رسول "اہل الحدیث" کا یہ مسلک و عقیدہ ہے کہ اصلی دلائل شرعیہ کتاب اللہ اور حدیث رسول ﷺ ہی ہیں۔ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول (الآیۃ) میں اور "میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں جب تک انہیں تھام کر رکھو گے گمراہ نہ ہو گے وہ کتاب اللہ اور میری سنت ہے" (الحدیث رواہ الحاکم) میں اسی امر کا ہی اعلان و اظہار ہے۔ البتہ جہاں قرآن اور سنت رسول ﷺ خاموش ہو اور مسئلہ کا فیصلہ درکار ہو یا توضیح و تشریح مقصود ہو تو خلفاء راشدینؓ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے ارشادات اور فیصلوں کی روشنی میں اسے حل کرنا بہتر سمجھتے ہیں۔ مثلاً مفقود شخص کے انتظار کیلئے چار سال کی مدت کا فاروقی فیصلہ ہم اپنے اجتہاد سے بہتر سمجھتے ہیں۔ ستر سال یا نوے سال کے فیصلہ کو مرجوح قرار دیتے ہیں جو نقل و عقل کے صریح خلاف ہے۔

اگر اقوال صحابہؓ سے کسی مسئلہ میں راہنمائی نہ مل سکے تو تب قرآن و حدیث کے ارشادات و کنایات کی روشنی میں اس مسئلہ کو اجتہاد سے حل کرتے ہیں۔

واضح رہے مسائل شرعیہ کے مصادر کتاب اللہ اور سنت رسول ہی ہیں جن میں کسی قسم کی خطاء و غلطی کا امکان نہیں اور ان کی بنیاد وحی پر ہے۔ باقی ہر شخص (چاہے علم و عمل میں کتنا ہی بڑا ہو) پر وحی نہیں آتی لہٰذا اس سے خطاء و غلطی کا امکان ہے۔ اگر کسی دلیل قوی سے واضح ہو جائے کہ غیر نبی سے کسی مسئلہ میں غلطی ہوئی ہے اور اس کی بات قرآن و حدیث کے خلاف ہے تو اسے بلا چون و چراں چھوڑ دیا جائے گا جس طرح امام ابو یوسفؒ نے مدینہ منورہ میں امام مالکؒ سے صاعِ نبوی کا وزن معلوم کیا امام مالکؒ نے حقیقت واضح کر دی تو امام ابو یوسفؒ نے اپنے استاد ابو حنیفہؒ کی صاع کی مقدار کے متعلق تحقیقِ درائے کو چھوڑ دیا اور ابو حنیفہؒ کی بات کو غلط قرار دیا اس کے علاوہ بھی ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ وغیرہما کا اپنے استاد امام ابو حنیفہؒ سے تقریباً دو تہائی مسائل میں اختلاف کرنا ثابت ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ وہ امام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابو حنیفہؒ کو صاحبِ وحی اور معصوم نہیں سمجھتے تھے بلکہ ایک ایسا مجتہد سمجھتے تھے جن سے غلطی کا امکان ہے اور نہ ہی وہ آپ کی طرح ان کے اندھے مقلد تھے۔

ایک شبہ اور اس کا ازالہ ہم نے مسلک اہل حدیث کے مذکورہ نکتہ نظر کو توضیح و تشریح سے جو واضح کیا ہے شاید مقلدین حضرات کہیں ہم بھی تو یہی باتیں کہتے اور کرتے ہیں تو اہل حدیث مسلک کا کیا امتیاز اور خوبی ہوئی۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ مقلدین اپنے امام کی اندھی تقلید میں اس قدر گرفتار ہیں کہ وہ اپنے امام کی بات کسی صورت میں نہیں چھوڑتے، چاہے وہ قرآن کی آیت کے حکم کے صریح خلاف ہو مثلاً قرآن کامل مدتِ رضاعت (دودھ پلانے کی مدت) دو سال بتاتا ہے جب کہ ابو حنیفہؒ اڑھائی سال بتاتے ہیں۔

اسی طرح "مسئلہ مصراۃ" ہے حدیث میں ہے جس جانور کا دودھ روک کر فروخت کیا جائے تو خریدار چاہے تو رکھ لے ورنہ بیچنے والے کو واپس کر دے اور ساتھ ایک صاع کھجور کا دے یہ صحیح بخاری کی حدیث ہے اور ساتھ ہی عبد اللہؓ بن مسعود کا فتویٰ بھی ہے لیکن مقلدین نے اس حدیث مصطفیٰ کو رد کر دیا۔ یہ سب کام مقلدین کے ہیں لیکن الحمد للہ اہل حدیث حضرات ایسا کرنا تو در کنار سوچ بھی نہیں سکتے۔ (یہ ہے فرق ہم میں اور تم میں)

ایک اور وضاحت پمفلٹ میں جو سوالات اٹھائے گئے ہیں ان میں بار بار کہا گیا ہے کہ ایک مرفوع صریح روایت پیش کریں۔

جوابات بلاشبہ مرفوع روایت اوّل درجے کی روایت شمار ہوتی ہے اور مرفوع روایت اوّل درجہ کی دلیل ہوتی ہے جسے ہم دل و جان سے قبول کرتے ہیں لیکن جیسا کہ عرض کر دیا گیا اگر کسی مسئلہ میں واضح طور پر مرفوع روایت نہ ہو اور صحابی کا قول و فعل بسند صحیح ثابت ہو جائے تو وہ بھی ہمارے لئے ایک قیمتی چیز اور فیصل ہے۔ امید ہے آپ بھی اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہوں گے ورنہ ہم تعجب اور افسوس کا اظہار کریں گے مقلدین پر کہ وہ عہد نبوی سے تقریباً سو سال بعد والے شخص کی باتوں کو حجت اور شریعت سمجھتے ہیں لیکن جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے براہ راست تعلیم و تربیت پائی ان ہستیوں کو حقیر و کمتر قرار دیتے ہیں (نعوذ باللہ من ذالک)

○ پھر آپ نے صریح روایت کا مطالبہ کیا۔

گزارش ہے کہ کیا مسائل اخذ کرنے کیلئے اور دلیل کیلئے ضروری ہے کہ روایت صریح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہی ہو؟ اگر جواب نفی (نہیں) میں ہے تو ہم سے صریح روایت کا مطالبہ کرنا فضول ہے اور محض ایک شوشہ اور ناانصافی ہے۔ اگر جواب مثبت ہے کہ دلیل کیلئے ہر روایت کا صریح ہونا ضروری ہے تو بتایئے آپ کے مسلک کے جملہ مسائل کی بنیاد صریح روایات پر ہے؟ ہرگز نہیں۔ اگر ہر مسئلہ کی بنیاد صریح روایت قرار دی جائے تو اصول فقہ کی کتب میں موجود مباحث اشارة النص، دلالة النص، اقتضاء النص وغیرھا کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے۔ تصریح وکنایہ کی بحثیں فضول قرار پاتی ہیں اور بتایئے تفسیر وتشریح کے ضمن میں ملنے والے اقوال صحابہ کا کونسا مصرف رہ جائے گا۔ بلکہ اس سے بہت سے دینی مسائل ہاتھ سے نکل جائیں گے جو اسلافِ اُمت سے چلے آرہے ہیں۔ ہر دلیل کیلئے صریح روایت کی شرط لگائی جائے تو اس شرط سے تو اجتہاد کا دروازہ بھی بند ہو جاتا ہے کیونکہ اجتہاد ہمیشہ اس مسئلہ میں ہی ہوتا ہے جہاں صریح دلیل نہیں ملتی۔

کیا فقہ کے تمام مسائل رسول اللہ ﷺ کی صریح مرفوع روایات سے ثابت ہوتے ہیں اگر جواب "ہاں" میں ہے تو بتایئے قنوت وتر میں آپ رفع الیدین کس مرفوع اور صریح روایت سے کرتے ہیں؟ اگر جواب "نہیں" میں ہے تو بتایئے ہم سے مطالبہ کیوں؟

بارہ سوالات کے بالترتیب جوابات

سوال ❶: کیا نبی اکرم ﷺ نے نمازِ وتر میں بعد از رکوع عام دعا کی طرح ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی ہے یا آپؐ نے حکم فرمایا ہے؟

جواب: قنوتِ وتر میں دعا مانگنا رسول اللہ ﷺ سے رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد دونوں طرح ثابت ہے۔ رکوع سے پہلے قنوت وتر کی دعا مانگنا رسول اللہ ﷺ کا عمل ہے جب کہ رکوع کے بعد قنوتِ وتر کی دعا مانگنا رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے۔ حکم والی روایت کی صورت یعنی رکوع کے بعد قنوتِ وتر کی دعا پڑھنا ہمارے ہاں زیادہ بہتر ہے (دیکھئے کتب اصول حدیث) اب دونوں روایتوں کی تفصیل سنیے۔

حضرت ابیؓ بن کعب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قنوتِ وتر رکوع سے پہلے کیا۔ (ابوداؤد مع العون 538/1)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنھما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے وتر کی دعا سکھائی (اللّٰھم اھْدِنِی فِیْمَنْ ھَدَیْتَ۔۔۔) اور کہا یہ دعا اس وقت مانگنا جب (قیام ورکوع ادا کرلو) صرف سجدہ کرنا باقی رہے کلمات یہ ہیں " اذا رَفعتُ رَاسِی وَلَمْ یَبْقَ اِلَّا السُّجُوْدُ۔ رواہ الحاکم 172/3 وسنن البیہقی 38/3" علامہ البانی نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔ دیکھئے ارواء الغلیل 168/2

باقی رہا ہاتھ اٹھا کر دعا قنوت مانگنے کا مسئلہ تو سنن بیھقی کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو حضرت انسؓ نے دیکھا صبح کی نماز میں آپ نے قنوت کیا دونوں ہاتھوں کو اٹھایا ہوا تھا اور جنھوں نے آپ کے صحابہ کو شھید کر دیا تھا آپ ان پر بد دعا کر رہے تھے۔ (سنن بیہقی 211/2)

وضاحت دونوں قنوت ہیں۔ دونوں نماز کے اندر ہیں۔ ایک قنوت میں ہاتھ اٹھانے کی وضاحت آگئی تو دوسرے قنوت میں بھی اسی شکل کو ہی اختیار کرنا مناسب ہوگا۔ اس کی مثال یوں ہے کہ کسی بھی مرفوع صحیح، صریح حدیث میں نہیں آیا کہ آپؐ نے جنازہ میں سبحانک اللّٰھم پڑھا ہو یا تلقین فرمائی ہو اس کے باوجود فرض نماز کی طرح جنازہ کو نماز سمجھتے ہوئے ہم اور آپ بھی سبحانک اللّٰھم پڑھ لیتے ہیں۔

سوال 2: کیا نبی اکرم ﷺ نے نماز جنازہ کی تمام تکبیرات میں رفع الیدین کرنے کا حکم فرمایا ہے یا آپؐ نے خود نماز جنازہ کی تمام تکبیروں کے ساتھ رفع الیدین فرمایا ہے؟

جواب: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جنازہ کی ہر تکبیر پر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ (العلل لدارقطنی)

اس روایت کے متعلق شیخ ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں "اس روایت کے تمام روات ثقاۃ ہیں۔ عمر بن شبہ بھی ثقہ راوی ہے۔ بحوالہ حاشیہ فتح الباری 190/3)

اس روایت کے راوی حضرت عبداللہ بن عمرؓ بھی جنازہ کی ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ (صحیح البخاری مع الفتح 189/3)

سوال 3: (ا) حضور اکرم ﷺ نے اپنے کس کس شہید صحابی کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی تھی

جواب: عبارتِ سوال سے واضح ہو رہا ہے کہ غیر شہید کی غائبانہ نماز جنازہ آپ تسلیم کر چکے ہیں لیکن تقلید کا پھندا عمل نہیں کرنے دیتا ہوگا جو دلیل غیر شہید کی ہے وہی دلیل شہید کی سمجھ لیجئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ب) یہ مسئلہ اہل علم کے ہاں مختلف فیہ ہے۔ شہید کے جنازہ کے قائلین کے پاس جو دلائل ہیں ان میں سے صرف ایک روایت کو ذکر کیا جاتا ہے۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نکلے پس آپؐ نے شہداء احد پر اس طرح نماز ادا کی جس طرح آپؐ میت پر نماز ادا کرتے تھے (صحیح بخاری 179/1) واضح رہے آپؐ کے میدان احد میں جا کر یہ نماز ادا کرنے کا واقعہ غزوہ احد سے آٹھ سال بعد کا ہے۔

سوال 4: ایک صحیح صریح مرفوع حدیث پیش کریں کہ نماز جنازہ میں امام دعائیں بلند آواز سے پڑھے اور مقتدی صرف آمین آمین پکاریں۔

جواب: نماز جنازہ سراً پڑھانا بھی درست ہے اور جہراً پڑھانا بھی صحیح ہے۔ جہاں تک دعائیں سراً پڑھنے کا ذکر ہے وہ تو گوشہ آپ کو معلوم ہے البتہ اگر نہیں معلوم تو وہ بلند آواز سے دعائیں پڑھنے کا گوشہ ہے۔ لیجئے اس وقت ایک روایت بطور دلیل پیش کی جاتی ہے۔ شاید سید الکونین ﷺ کا عمل آپ پر بھی اثر کر جائے۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ نماز جنازہ پڑھائی تو میں نے آپ کی وہ تمام دعائیں یاد کر لیں جو آپؐ نے اس موقعہ پر پڑھی تھیں اور وہ یہ تھیں۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ۔۔۔۔۔الخ (صحیح مسلم بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح کتاب الجنائز

وضاحت صحابی رسول کا آپ کی دعاؤں کو یاد کرنا تبھی ہو سکتا ہے جب آپؐ نے بلند آواز سے پڑھی ہوں، سراً پڑھنے سے تو سنائی نہیں دیتیں یاد کرنا کیسے ممکن تھا۔

باقی رہا آپؐ کے پیچھے صحابہ کرامؓ کا آمین آمین کہنا تو جب رسول اللہ ﷺ نماز دعائیں میں پڑھتے تھے تو صحابہ کرامؓ پیچھے آمین آمین کہا کرتے تھے جیسا کہ ابھی اگلے سوال کے جواب میں وضاحت سے بیان ہوگا۔ اسکا ایک عام فائدہ یہ ہے کہ ہمارے معاشرہ میں اکثر لوگوں کو جنازے کی دعائیں یاد نہیں ہوتیں۔ حالانکہ جنازے کا مقصد دعا ہے۔ آمین کہنے کی وجہ سے ہر ایک کی شرکت ہو جاتی ہے۔

سوال 5: ایک صحیح صریح مرفوع حدیث پیش کریں کہ نماز وتر میں رکوع کے بعد امام بلند آواز سے دعائے قنوت پڑھے اور مقتدی صرف آمین آمین پکاریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک ماہ مسلسل پانچوں نمازوں کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد دعا قنوت پڑھی جس میں بنی سلیم، رِعل، ذکوان، عصیہ قبائل (جنہوں نے قراء کو شہید کر دیا تھا) پر اونچی آواز میں بد دعا کی اور مقتدی آمین آمین پکارتے رہے۔ (قیام اللیل للمروزی 235)

وضاحت قنوت وتر بھی قنوت نازلہ کی طرح دعائیہ کلمات پر مشتمل ہے۔ دونوں نماز کی آخری رکعت میں ہی کیے جاتے ہیں، اس حدیث کی روشنی میں جماعت کی صورت میں اگر اونچی آواز سے امام قراءت کرے گا تو مقتدی باآواز بلند ہی آمین آمین کہیں گے۔

سوال 6: کیا نبی اکرم ﷺ نے حکم فرمایا تھا کہ نماز میں ہاتھ سینہ پر باندھے جائیں یا آپؐ نے خود نماز میں سینہ پر ہاتھ باندھے تھے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کا نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنا یہ ایسی واضح حقیقت ہے جس کو کئی ایک روایات کی تائید حاصل ہے۔ جگہ کی کمی کی وجہ سے صرف ایک روایت پیش کی جاتی ہے

حضرت وائل بن حجرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی تو میں نے دیکھا آپؐ نے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھ کر سینہ کے اوپر رکھا ہوا تھا۔

(صحیح ابن خزیمہ 243/1)

واضح رہے بحر الرائق شرح کنز الدقائق کے حنفی مولف نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔ دوسری بات یہ کہ سینہ سے نیچے ہاتھ باندھنے والی روایات عند المحدثین بالاتفاق ضعیف ہیں۔ (دیکھئے شرح مسلم للنووی)

سوال 7: کیا نبی اکرم ﷺ نے نماز میں دایاں ہاتھ بائیں کہنی پر رکھا تھا؟

جواب : حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی نماز یوں تھی کہ آپؐ نماز کیلئے کھڑے ہوئے قبلہ کی طرف منہ کیا تکبیر تحریمہ کہی اور کانوں تک ہاتھ اٹھائے پھر دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی اور گھٹ اور کلائی (ساعد) پر رکھا۔

(ابو داؤد مع العون 265/1)

وضاحت ہم جب بھی نماز نبوی کو بیان کرتے اور مسلمانوں کو تعلیم دیتے ہیں تو اس مذکور حدیث کی روشنی میں ہی وضاحت کرتے ہیں کہ دائیں ہاتھ کو بائیں کی ہتھیلی اور گھٹ اور کلائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر رکھ کر سینے پر رکھا جائے۔باور کیا جاتا ہے کہ حدیث میں موجود کلمہ "ساعد" جسم کے اس حصے کو کہتے ہیں جو گھٹ سے شروع ہو کر کہنی تک جاتا ہے۔ کہنی شامل نہیں ہے اگر کوئی شخص کہنی پر بھی ہاتھ رکھنے کا اہتمام کرتا ہے تو یہ اسے ہماری تعلیم و تلقین نہیں، ذاتی طور پر اس کی غفلت ہے۔

سوال 8: ایک صحیح صریح مرفوع حدیث پیش کریں کہ آپ ﷺ نے پورا سال تہجد کی اذان کا حکم فرمایا ہو وہ اذان رمضان شریف میں سحری کھانے کیلئے نہ ہو بلکہ پورا سال تہجد پڑھنے کیلئے ہو۔

جواب: رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں فجر کے وقت ہر روز دو 2 اذانیں ہی ہوا کرتی تھیں صرف رمضان المبارک کے مہینہ کی تخصیص و تعیین میں کوئی روایت نہیں آئی۔دو اذانوں کا جو معمول سارا سال تھا وہ معمول رمضان المبارک میں بھی تھا۔اس بارے میں درج ذیل احادیث ملاحظہ کیجئے۔

عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال لَا يَمْنَعَنَّ اَحَدَكُمْ اَذَانُ بلالٍ مِن سحوره فانه يؤذّنُ بِلَيْلٍ لِيَرْجِعَ قَائِمُكُمْ وَلِيُنَبِّهَ نَائِمَكُم

www.kitabosunnat.com (صحیح البخاری مع الفتح 103/2)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہیں بلال ؓ کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے وہ (فجر سے پہلے) رات کے وقت اذان دیتا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ قیام کرنے والا (سحری کیلئے) لوٹ جائے اور سویا ہوا اٹھ جائے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بلال ؓ کی اذان رات کے وقت (فجر سے پہلے) ہوتی ہے لہٰذا کھا پی لیا کرو یہاں تک کہ عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان دے (تب کھانا پینا چھوڑ دیا کرو)

وضاحت ان دونوں روایتوں سے پتہ چلا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک اذان فجر سے پہلے ہوتی تھی جو حضرت بلال ؓ دیتے تھے اور دوسری اذان طلوع فجر کے ساتھ ہوتی تھی جو ابن ؓ ام مکتوم کہتے تھے۔دونوں اذانیں با مقصد تھیں۔ حضرت بلال ؓ کی اذان سحری کھانے اور نماز تہجد کے وقت کیلئے ایک اعلان کی حیثیت رکھتی تھی جبکہ حضرت عبداللہ ؓ بن ام مکتوم کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اذان کا مقصد طلوعِ فجر کی اطلاع دینا تھا۔

ان روایتوں میں کسی جگہ بھی ماہ رمضان کا نام نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ ان روایتوں کے تحت فتح الباری میں لکھتے ہیں کہ یہ دو اذانیں سارا سال ہوتی تھیں۔

اس کی وجہ غالباً یہ تھی کہ خود رسول اللہ ﷺ کثرت سے نفلی روزے رکھا کرتے تھے ہر ماہ تیرہ، چودہ، پندرہ تاریخ کا روزہ رکھتے، سوموار، جمعرات کا ہفتہ وار روزہ رکھتے تھے۔ اس کے علاوہ بھی ماہ شعبان کے اکثر ایام میں اور ذوالحجہ کے ابتدائی عشرہ میں نفلی روزوں کا اہتمام فرماتے تھے بلکہ جب دل چاہتا روزے کا پروگرام بنا لیتے۔ اسی طرح صحابہ کرامؓ بھی آپؐ ہی کے تربیت یافتہ تھے وہ بھی فرضی روزوں کے علاوہ نفلی روزوں کے شوقین تھے اور پیش پیش تھے۔ چنانچہ حضرت عبداللہؓ بن عمروؓ بن عاص کے متعلق ہے کہ وہ داؤد علیہ السلام والے روزے رکھتے تھے یعنی ایک دن چھوڑ کر روزہ رکھنا۔ دیگر صحابہ کرامؓ بھی نفلی روزوں کا اہتمام کیا کرتے تھے تو صحابہ کرام کی سہولت کی خاطر دو اذانوں کا اہتمام کیا گیا اور یہ اہتمام سارا سال ہی تھا کسی مخصوص ماہ کیلئے نہ تھا جیسا کہ عبارت روایت سے عیاں ہوتا ہے۔

ثانیاً: ایک ہی روایت میں دونوں اذانوں کا ذکر ہے اگر دوسری اذان آپ کے نزدیک سارا سال تھی تو پہلی اذان سارا سال کیوں تسلیم نہیں کی جاتی۔ دونوں میں فرق کرنے کی کوئی علت وشہادت نہیں ملتی۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

سوال ⑨: ایک صحیح صریح مرفوع حدیث پیش کریں کہ نبی اکرم ﷺ نے نماز باجماعت میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلند آواز سے پڑھنے کا حکم دیا ہو یا خود پڑھی ہو۔

جواب: نماز میں فاتحہ سے پہلے بسم اللہ آہستہ پڑھنا بھی درست ہے اور بلند آواز میں بھی صحیح ہے۔ آہستہ پڑھنے والی روایت آپ کو معلوم ہے۔ اونچی پڑھنے والی روایت سنیے۔

جناب نعیم بن مجمر نے کہا میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی انہوں نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی پھر ام القرآن (سورۃ فاتحہ) پڑھی جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین تک پہنچے تو آمین کہی لوگوں نے بھی آمین کہی ---- جب سلام پھیرا تو کہا مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میری نماز تم سب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کے مشابہ ہے (سنن نسائی)

وضاحت اس روایت میں حضرت ابو ہریرہؓ کی نماز کا بیان ہے جس میں انہوں نے سورۃ فاتحہ کی طرح بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلند آواز سے پڑھی۔ نعیم بن مجمر سن کر ہی بیان کر رہے ہیں۔ پھر صحابیؓ رسول ﷺ نے اپنی نماز کو رسول اللہ ﷺ والی نماز قرار دیا۔

واضح رہے دارقطنی نے اس روایت کے متعلق یہ فیصلہ دیا ہے رواتہ کلھم ثقات کہ اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

مزید سلئے ابن عمر، ابن عباس اور ابن زبیر وغیرھم رضی اللہ عنھم کا یہی مسلک تھا کہ بسم اللہ جھراً پڑھنی چاہیے ملاحظہ ہو جامع الترمذی مع التحفہ 205/1

سوال 10: ایک صحیح صریح مرفوع حدیث پیش کریں کہ رسول اللہ ﷺ نے وفات تک رفع الیدین عندالرکوع وبعدالرکوع کیا تھا ؟

جواب: اگر ہر عمل میں یہ شرط لگادی جائے کہ حدیث میں صراحتاً ہو "کہ آپؐ نے وہ عمل تا وفات کیا ہو" تو یہ ایک ایسی شرط ہے جس کی وجہ سے بہت سے اعمال نبویہ کا تعلق ہماری زندگی سے ختم ہو جائے گا بلکہ دین اسلام کی اصلی شکل مسخ ہو کر رہ جائے گی۔ مثلاً کوئی شخص آپ سے یہ پوچھ لے کہ نماز وتر میں تم تکبیر تحریمہ کی طرح جو رفع الیدین کرتے ہو اس کے لیے ایسی حدیث پیش کرو جس میں یہ صراحتاً ذکر ہو کہ آپؐ نے دعا قنوت وتر شروع کرنے سے قبل تکبیر تحریمہ کی طرح وفات تک رفع الیدین کیا تھا تو بتائیے آپ ایسی روایت جو مرفوع وصریح اور صحیح ہو پیش کر سکیں گے ؟

- دوسری بات یہ کہ آپ کے سوال میں "وفات تک" کے کلمات بتا رہے ہیں کہ آپ بریلوی ہو کر وفات رسولؐ کے قائل ہیں۔ کیا خیال ہے ؟

- تیسری بات یہ ہے کہ رفع الیدین کی احادیث کو روایت کرنے والے صحابہؓ میں سے ایک صحابی حضرت وائلؓ بن حجر بھی ہیں ان کی روایت صحیح مسلم میں موجود ہے۔ یہ صحابیؓ 9 ہجری کو مسلمان ہوئے حضور علیہ السلام سے تربیت لے کر اپنے علاقے کی طرف واپس چلے جاتے ہیں ایک سال بعد یعنی دس ہجری کو پھر مدینہ منورہ آتے ہیں تو صحابہ کرام اور رسول اللہ ﷺ کا رفع الیدین عندالرکوع وغیرہ کا آنکھوں دیکھا حال بیان کرتے ہیں (دیکھئے ابوداؤد)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گیارہ ہجری کے تقریباً ابتدائی ماہ بارہ ربیع الاول میں آپ کی وفات ہو جاتی ہے۔ بتائیے وہ کونسی مرفوع صحیح صریح روایت ہے جس نے اسے منسوخ کر دیا؟

صاحب ہدایہ نے ابتدائی رفع الیدین کیلئے "واظب علیہ" کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں یعنی اس رفع الیدین پر آپؐ نے ہمیشگی فرمائی۔ علامہ زیلعی حنفی نے اس روایت کو واضح کر دیا جس کی طرف بطور دلیل صاحب ھدایہ نے اشارہ کیا تو وہ روایت ابن عمر رضی اللہ عنہ والی ہی تھی جس میں رفع الیدین عند الرکوع والرفع منہ کا بھی ذکر تھا۔

تعجب ہے ایک ہی روایت میں تین جگہ کا رفع الیدین بیان ہوا وہ روایت پہلے رفع الیدین کیلئے ہمیشگی کی دلیل بن گئی اور دوسرے مقامات کے رفع الیدین منسوخ پا گئے۔ انصاف کا تقاضا تھا کہ یا تو تینوں مقامات کے رفع الیدین منسوخ قرار پاتے یا تینوں مقامات کے رفع الیدین ہمیشہ کیلئے ثابت ہو جاتے کیونکہ روایت ایک ہی ہے۔ افتؤمنون ببعض الکتاب و تکفرون ببعض ------

بیاں میں نکتہ حدیث آ تو سکتا ہے
تیرے دماغ میں تقلید ہو تو کیا کہیے

سوال 11: ایک صحیح صریح مرفوع غیر محتمل حدیث پیش کریں کہ کپڑا ہوتے ہوئے ننگے سر نماز پڑھنے کا حکم حدیث میں ہو۔

جواب: صحت نماز کیلئے سر پر کپڑا باندھ کر رکھنے کی شرط میں نہ کوئی قرآنی آیت ہے اور نہ ہی صراحتاً رسول اللہ ﷺ کی حدیث شریف ہے، نہ ہی رسول اللہ ﷺ اس کا خصوصی اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ جس حال میں ہوتے نماز ادا کر لیتے۔ یہی وجہ ہے کہ احادیث شریفہ میں آپ کا ننگے سر نماز ادا کرنا بھی آیا ہے۔

☆ حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس حال میں نماز پڑھتے دیکھا کہ آپؐ ایک ہی کپڑا اوڑھے ہوئے تھے جس کے دونوں کنارے آپ کے کندھوں پر تھے۔ (بخاری و مسلم)

☆ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا میں شکار کیلئے نکلتا ہوں تو کیا ایک ہی قمیص میں نماز پڑھ لیا کروں تو آپؐ نے فرمایا ہاں، البتہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قمیص کو آگے سے بند کر لیا کرو (ابو داؤد)

☆ حضرت جابرؓ نے ایک کپڑے میں نماز پڑھی کو گردن کے پیچھے گرہ دی ہوئی تھی اور باقی کپڑے اتار کر کھنگی پر رکھ لئے، سائل نے پوچھا یہ کیا؟ تو کہا یہ اس لئے کیا ہے تاکہ تم جیسے احمق لوگ دیکھ لیں۔ (صحیح البخاری)

محترم! سوچئے اور فرمایئے ان مذکورہ واقعات سے کوئی نصیحت و مسئلہ دریافت ہوتا ہے؟ اگر پھر بھی آپ کا خیال ہے کہ سر ننگے نماز نہیں ہوتی تو اس کیلئے آپ مرفوع، صریح، صحیح روایت پیش کریں کیونکہ آپ انہی شرائط کو چاہتے اور پسند کرتے ہیں۔

سوال 12: ایک صحیح، صریح، مرفوع حدیث پیش کریں جس میں نماز میں دو، دو فٹ کھلے پاؤں کر کے کھڑے ہونے کا حکم ہے؟

جواب: یہ محض مبالغہ ہے۔ ہم نے کبھی ایسا نہیں کہا اور بیان کیا۔ کوئی شخص بے خبری میں ایسا کرتا ہے تو درست نہیں کرتا۔۔۔ البتہ ہم تو اپنے مقتدیوں کو یوں کہتے ہیں کہ دو قدموں کے درمیان اس قدر فاصلہ رکھو کہ ساتھ والے نمازی سے کندھا بھی مل جائے کیونکہ صحابہ کرامؓ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے یوں ہی نماز کیلئے صف بندی کرتے اور کھڑے ہوتے تھے۔ الحمد للہ ہمارے نمازی اس طرح یعنی حدیث کے مطابق کھڑے ہوتے ہیں، مقلدین کی طرح نہیں کہ جماعت میں کھڑے ہو کر بھی اس طرح دور دور رہتے ہیں جیسے ایک دوسرے کے دشمن مجبوراً کھڑے ہوں۔ باقی رہا اکیلا نمازی تو اس کیلئے شرعاً کوئی پابندی نہیں کہ وہ دو قدموں کے مابین کتنا فاصلہ رکھے۔ اگر آپ کے پاس کوئی مرفوع، صحیح، صریح روایت ہو تو پیش کریں؟ www.kitabosunnat.com

مقلدین احناف سے چند سوالات

آپ نے غیر مقلد سمجھ کر ہم سے چند سوالات کے جوابات کتاب و سنت کی روشنی میں طلب کئے جو ہم نے دے دیئے۔ آپ مقلد ہیں اور مقلد کے لئے دلیل اس کے امام کا قول و فعل ہوتا ہے لہذا آپ صرف اور صرف اپنے امام ابو حنیفہؒ کے قول و فعل کی روشنی میں ہمارے درج ذیل چند سوالات کے جوابات دیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

1. مقلدین احناف علماء اور قراء دینی اور قرآنی تعلیم دے کر جو تنخواہیں لیتے ہیں کیا امام ابو حنیفہؒ نے اس کا حکم دیا ہے؟ صحیح اور صریح باسند دلیل پیش کریں۔

2. مقلدین احناف جمعۃ المبارک کے خطبہ میں منبر پر بیٹھ کر عربی خطبہ سے پہلے جو تقریر کرتے ہیں، بتائیں امام ابو حنیفہؒ نے اس طرح کیا یا فرمایا ہے۔ کسی معتبر کتاب سے سند صحیح کے ساتھ جواب دیں۔

3. مقلدین احناف کی مساجد میں جمعہ کے خطبات میں عورتیں بھی حاضر ہوتی ہیں۔ بتائیے آپ کے امام نے اس کا حکم دیا ہے۔ جواب صریح اور صحیح باسند روایت سے دیں۔

4. مقلدین حنفیہ دیہاتوں اور گاؤں میں جمعہ پڑھتے اور پڑھاتے ہیں۔ کیا امام ابو حنیفہؒ نے ایسا کیا تھا اور کہا تھا سند صحیح سے صراحتاً ثابت کریں؟

5. باجماعت نماز ادا کرتے وقت حنفی حضرات قدم سے قدم نہیں ملاتے بلکہ فاصلے پر کھڑے ہونے کا اہتمام کرتے ہیں۔ یہ امام ابو حنیفہؒ سے قولاً یا عملاً باسند ثابت کریں۔

6. مقلدین احناف وضو میں گردن پر سپیشل مسح کا اہتمام کرتے ہیں۔ کیا امام ابو حنیفہؒ نے ایسا کیا تھا یا فرمایا تھا؟ سند صحیح سے ثابت کریں۔

7. بارہ ربیع الاول کو میلاد النبی ﷺ منانے کیلئے علماء حنفیہ بریلویہ گھوڑوں، گدھوں اور ریڑھوں وغیرہ پر سوار ہو کر سڑکوں اور گلیوں میں جلوس کی شکل میں گھومتے ہیں صحیح سند کے ساتھ ثابت کریں کہ امام ابو حنیفہؒ نے ایسا کیا یا کہا تھا؟

8. مقلدین حنفیہ نمازِ جنازہ کے بعد اسی جگہ ہاتھ اٹھا کر بلند آواز سے دعا کرتے ہیں اور حاضرین آمین آمین کہتے ہیں۔ اگر یہ کام آپ کے امام نے کیا تھا یا کہا تھا تو صحیح سند سے حوالہ دیں۔

9. مقلدین حنفیہ بریلویہ میت کو کندھا دیتے وقت کلمہ شہادت کہتے ہیں۔ کیا امام ابو حنیفہؒ نے ایسا کہا اور کیا تھا؟ باسند روایت پیش کریں۔ رجال ثقہ ہوں۔

10. مقلدین حنفیہ بریلویہ قبروں پر میلے کرواتے ہیں۔ چڑھاوے چڑھاتے ہیں۔ چادریں ڈالتے ہیں۔ بتائیں آپ کے امام ابو حنیفہؒ نے یہ تمام کام کیے تھے یا فرمائے تھے؟ جواب میں صحیح اور صریح باسند روایت پیش کریں۔

جوابات کا منتظر: فاروق اصغر صارم
مدرس جامعہ محمدیہ جی۔ٹی روڈ گوجرانوالہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

استاذ فارق اصغر صارم ، محمد اورنگ زیب یمنی حفظہ اللہ کی تالیفات

حج رسول (اردو)

- سنت رسول ؐ کے مطابق حج اور عمرہ کے مسائل پر مشتمل کتاب
- موضوع اور ضعیف روایات سے پاک ○ مقامات حج کا تعارف خوبصورت تصاویر کے ساتھ ○ حجرہ عائشہؓ ، مقبرۃ البقیع میں اہم قبور کا نقشہ اور علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ کی قبر کی نشاندہی ○ پاکٹ سائز ○ اعلیٰ طباعت

بنات رسول (اردو)

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار بیٹیوں کا اثبات
- مخالفین کے اہم اعتراضات کے جوابات انھیں کی کتب کی روشنی میں
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بیٹی کا مختصر تعارف اور حالات زندگی
- انداز بیان جامع اور مختصر ○ سلیس اور شگفتہ اردو زبان

فقہ المواریث (عربی)

- علم میراث پر ایک اہم درسی کتاب ○ کتاب و سنت کے دلائل سے آراستہ ○ جدید اور سلیس عربی زبان ○ صفحہ کے ذیل میں ہر حدیث کی تخریج و تعلیق ○ ہر مبحث کے آخر میں مشقیں اور سوالات ○ حاشیہ میں مشکل مقامات کا حل ○ متعدد دینی مدارس میں شامل نصاب

تفہیم المواریث (اردو)

- فقہ المواریث (عربی) کا اردو ترجمہ
- سلیس اردو اور شگفتہ زبان
- کتاب کے آخر میں " یتیم پوتے کی میراث " پر ایک مقالے کا اضافہ
- جدید اور اعلیٰ کتابت و طباعت

بچوں کے پیارے نام (اردو)

- دو ہزار سے زائد منتخب خوبصورت ناموں کا مجموعہ ○ اسماء حسنیٰ ، اسماء انبیاء ، اور تابعین و تبع تابعین کے علاوہ محدثین و فقہاء ، قائدین و مجاہدین ، شعراء و شہداء کے ناموں کے الگ الگ ابواب ○ کتاب کے آغاز میں کتاب و سنت کی روشنی میں " بچوں کے حقوق " کا بیان ○ کتاب کے آخر میں جدید ناموں کی فہرست

ناشر : ادارہ احیاء السنۃ النبویۃ الاسلامی ، گوجرانوالہ — فون : ۲۱۸۰۹۸

گوجرانوالہ : مکتبہ نعمانیہ اردو بازار — مدینہ کتاب گھر اردو بازار — دفتر دعوت و ارشاد جی ٹی روڈ
لاہور : فاروقی کتب خانہ اردو بازار — نعمانی کتب خانہ اردو بازار — سبحانی اکیڈمی مچھلی مارکیٹ — مرکزی دفتر ۔۔۔ دارالسلام ، مکتبہ قدوسیہ غزنی سٹریٹ — مکتبہ سلفیہ شیش محل روڈ
فیصل آباد : مکتبہ ناصریہ چنیوٹ بازار ، حاجی آباد ، حافظ آباد — حافظ بک ڈپو بازار ، ارائیاں

ملنے کا پتہ : ۹۹ — ے ماڈل ٹاؤن ، لاہور
نمبر ....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

استاذ فاروق اصغر صارم (مبعوث وزارت اوقاف سعودی عرب) کی تالیفات

○ سنت رسول ﷺ کے مطابق حج اور عمرہ کے مسائل پر مشتمل کتاب ○ موضوع اور ضعیف روایات سے پاک ○ مقامات حج کا تعارف مع خوبصورت تصاویر کے ساتھ ○ مسجد عائشہ، مقبرۃ البقیع میں اہم قبور کا نقشہ اور علامہ احسان الٰہی ظہیر کی قبر کی نشاندہی ○ پاکٹ سائز ○ اعلیٰ طباعت

○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار بیٹیوں کا اثبات
○ مخالفین کے اہم اعتراضات کے جوابات انہیں کی کتب کی روشنی میں
○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بیٹی کا مختصر تعارف اور حالات زندگی۔
○ انداز بیان جامع اور مختصر ○ سلیس اور شگفتہ اردو زبان

○ علم میراث پر ایک اہم درسی کتاب ○ کتاب و سنت کے دلائل سے آراستہ ○ جدید اور سلیس عربی زبان ○ صفحہ کے ذیل میں ہر حدیث کی تخریج و تعلیق ○ ہر مبحث کے آخر میں مشقیں اور سوالات ○ حاشیہ میں مشکل مقامات کا حل ○ متعدد دینی مدارس میں شامل نصاب

○ فقہ المواریث (عربی) کا اردو ترجمہ
○ سلیس اردو اور شگفتہ زبان
○ کتاب کے آخر میں یتیم پوتے کی میراث پر ایک مقالے کا اضافہ
○ جدید اور اعلیٰ کتابت و طباعت

○ دو ہزار سے زائد منتخب خوبصورت ناموں کا مجموعہ ○ اسماء حسنیٰ، اسماء انبیاء اور تابعین و تبع تابعین کے علاوہ محدثین و فقہاء، قائدین و مجاہدین، شعراء و شہداء کے ناموں کے الگ الگ ابواب ○ کتاب کے آغاز میں کتاب و سنت کی روشنی میں بچوں کے حقوق کا بیان ○ کتاب کے آخر میں جدید ناموں کی فہرست

ناشر: ادارہ احیاء التحقیق الاسلامی گوجرانوالہ فون: ۲۱۸۰۹۸

ملنے کے پتے

گوجرانوالہ: مکتبہ نعمانیہ اردو بازار ـ مدینہ کتاب گھر اردو بازار ـ دفتر دعوت و ارشاد جی ٹی روڈ
لاہور: فاروقی کتب خانہ اردو بازار ـ نعمانی کتب خانہ اردو بازار ـ سبحانی اکیڈمی مچھلی مارکیٹ ـ مرکزی دفتر
دعوۃ و ارشاد حجیرلین لاہور ـ مکتبہ قدوسیہ غزنی سٹریٹ ـ مکتبہ سلفیہ شیش محل روڈ
فیصل آباد: مکتبہ ناصریہ ـ مین بازار ـ حاجی آباد پھالیہ ـ حافظ آباد ـ حافظ بک ڈپو بازار آرائیاں

۹۹ـ ... ... لاہور